۸۶/۹۲

بطفیل حضور مفتئ اعظم بریلوی

ردِّ تقویۃ الایمان

سے متعلق

اہم تاریخی دستاویز

از خلیفہ حضور مفتی اعظم علامہ بدرالدین صاحب قبلہ رضوی

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

برائے ایصالِ ثواب

مخدومہ پیرانی ماں صاحبہ اہلیہ حضور مفتئ اعظم

ASL-210 Darood-i-Hazoor (Kashmiri)
Shan offset litho works Delhi
(Pub. Sh. Mohd Noor Mohammad) (16 Pages)

ASL-211 Raddi-Taqviyatul Iman
Khalifa Mufti Azam Allama Badruddin Rizvi
(1985) Raza Academy Bombay (1388 H)

ASL-212 - Tafsir-i-Sura Fateha
Ghulam Hasan Shah Islamabad (Kashmir)
1408 H 16 Pages
Shabnam Printing Press Islamabad Kashmir.

۷۸۶
۹۲

بطفیل حضور مفتی اعظم شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ردّ تقویۃ الایمان سے

متعلق

اہم تاریخی دستاویز

مع

نورانی فتویٰ

از۔ خلیفہ حضور مفتی اعظم علامہ بدر الدین صاحب قادری رضوی

رضا اکیڈمی بمبئی
۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

مارچ ۸۵ء سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۷ ۔ تعداد ۵۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل سیدنا و مولانا محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولاً الی کافۃ الخلق من الانس والملک والجان و الجماد والنبات والحیوان واظھرہ علی الغیب من کل مایکون و ماکان ونزل علیہ القراٰن و ھو لجمیع الاشیاء فی حقہ تبیان ۔:۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولنا اٰخر الانبیاء عمیم الجود والعطاء دافع المرض والبلاء و علیٰ اٰلہ الطیبین الکرماء وصحبہ ال اشدین الرحماء بینھم الاشداء علی الکافرین و ازواجہ الطاھرات امھات المؤمنین وابنہ السید الکریم الغوث الاعظم الجیلانی وشھید محبتہ اعلی حضرت احمد رضا شیخ الاسلام والمسلمین۔

دُعا

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من

اے کریم کارساز بے نیاز
دائم الاحساں شہِ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغِ سحر
اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر

اے کہ نامت راحتِ جان و دلم
اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم

ماخطا آریم تو بخشش کنی ‏ — نعرۂ اِنّی غفورٌ می زنی

اللہ، اللہ، زیں طرف جرم و خطا — اللہ، اللہ، زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم و تو شکّر دہی — خیر را دانیم شر از گمرہی

از طفیلِ آں صراطِ مستقیم (صلی اللہ علیہ وسلم) — قوتے اسلام را دہ اے کریم

بہرِ اسلامے ہزاراں فتنہا — یک تنہ و صد داغ فریاد اے خدا

اے خدا بہرِ جنابِ مصطفٰے — چار یارِ عـه پاک و آلِ عـه باصفا

پُر کُن از مقصد تہی دامانِ ما
از تو پذرفتن زِ ما کردن دعا

عـه رضی اللہ تعالٰی عنہم — عـه رضی اللہ تعالٰی عنہم

نعت شریف

(از سرکارِ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ)

دشمنِ احمد للعه پہ شدّت کیجیے — ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے

ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں — چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجیے

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں — ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل — یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے

کیجیے چرچا انھیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجیے

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہ — ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے

للعه صلی المولٰی تعالٰی علیہ وسلم۔

حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب — اب شفاعت بالمحبت کیجیے

اذن کب کا مل چکا اب تو حضور — ہم غریبوں کی شفاعت کیجیے

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور — جانب مہ پھر اشارت کیجیے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی ؟ — عشق کے بدلے عداوت کیجیے

والضحیٰ، حجرات، الم نشرح سے پھر — مومنو! اتمام حجت کیجیے

بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے — التجا و استعانت کیجیے

یا رسول اللہ! دہائی آپ کی — گوشمال اہل بدعت کیجیے

غوث اعظم! آپ سے فریاد ہے — زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے

یا خدا! تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ — اولیاء کو حکم نصرت کیجیے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرات انبیائے عظام کی حیات مقدسہ کے متعلق
اہلسنت وجماعت کا

اجماعی عقیدہ

(از سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

لہ اجل، موت عہ آنی، آنے والی ہے سہ آنی، آن سے بنا ہے۔ آن کے معنی حقیقت وقت۔

پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات — مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ اُن کا — جسم پُر نور بھی روحانی ہے
اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف — اُن کے اجسام کی کب ثانی ہے
پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی — روح ہے پاک ہے نورانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح — اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں حیِّ اَبدی ان کو رضاؔ
صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

اہم تاریخی دستاویز

تحقیقُ الفتویٰ فی ابطالِ الطغویٰ مُصنفۂ شہنشاہِ منطق و حکمت استاذ الاساتذہ اکابر علمائے درسگاہ دیوبند و ٹونک، حضرت علّامہ مولانا شاہ محمد فضلِ حق فاروقی خیر آبادی سنّی حنفی ماتریدی چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان متولد سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۷۹۷ء متوفی ۱۲ ؍ صفر سنہ ۱۲۷۸ھ مطابق سنہ ۱۸۶۱ء۔

دیوبندی وہابیوں، غیر مقلد وہابیوں، تبلیغی وہابیوں، جماعتِ اسلامی وہابیوں صلحِ کلی وہابیوں، نیچری وہابیوں، الحاد پرست وہابیوں، آزاد خیال وہابیوں کے پیشوائے جلیل مُلّا اسمٰعیل دہلوی نے اپنے دادا پیر، اپنے چچا نیز استاذ حضرت علّامہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ مطابق سنہ ۱۸۲۴ء علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال کر جانے کے بعد ۵ ؍ محرم سنہ ۱۲۴۰ھ مطابق

۹ر ستمبر ۱۸۲۴ء میں "تقویت الایمان" نام کی ایک کتاب تصنیف کی جو ابنِ عبدالوہاب نجدی کی تالیف کتاب التوحید کا اردو زبان میں چربہ ہے۔

• ملائے دہلوی نے "تقویت الایمان" میں جھوٹی مصنوعی جعلی توحید بیان کرنے کی آڑ میں سرکار اعظم نبی اکرم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات محبوبانِ بارگاہِ الٰہی کی شان میں خوب توہین و تنقیص کی اور حضرات انبیائے عظام و اولیائے کرام کو درگاہِ الٰہی میں چمار سے بڑھ کر ذلیل اور ذرہ ناچیز سے کم تر قرار دیا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے مقرب بندے نبی، ولی، غوث و قطب، پیر و شہید کو اپنے باپ کے درجہ سے گرا کر بھائیوں کی صف میں کھڑا کر دیا۔

وَالْعَیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی

ملائے دہلوی نے مسئلہ شفاعت پر بحث کرتے ہوئے شَفَاعَت بِالْوَجَاھَت، شَفَاعَت بِالْمُحَبَّت کا صاف صاف بے پھیر پھار انکار کر دیا اور شَفَاعَت بِالْاِذْن کی وہ تصویر گڑھی جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں جس کا حاصل یہ کہ سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرے سے شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن نہیں۔

مَعَاذَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِکَ

جس زمانے میں تقویت الایمان کا چرچا دہلی میں پھیلا تو ایک شخص نے مسئلہ شفاعت سے متعلق تقویت الایمان کی پوری عبارت نقل کی اور استفتاء مرتب کر کے اسے حضرت علامہ مولانا شاہ محمد فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ و الرضوان کی خدمت میں پیش کیا۔

مستفتی نے ملائے دہلوی کا کلام نقل کرنے کے بعد درجِ ذیل تین سوال کیے تھے۔

(۱) ملائے دہلوی کا مسئلہ شفاعت سے متعلق یہ کلام حق ہے یا باطل؟

(۲) ملائے دہلوی کا یہ کلام، حضرت سید الاولین والآخرین افضل الانبیاء و المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ عالی میں گستاخی و اہانت ہے یا نہیں؟

(۳) اگر ملائے دہلوی کا یہ کلام، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان اور توہین پر مشتمل ہے تو قائل کا شرعاً کیا حکم ہے؟ اور وہ دین وملّت کے لحاظ سے کون ہے۔؟

رئیس علمائے اہل سنت وارشد تلامذۂ خاندان عزیزی حضرت علامہ مولانا شاہ محمد فضل حق فاروقی خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے استفتائے مذکور کے جواب میں **تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ** تصنیف فرمایا۔ اور ہر سوال کا نہایت شرح وبسط کے ساتھ جواب تحریر فرمایا اور آخر میں پیشوائے وہابیہ مُلّا اسماعیل دہلوی کو کافر، مرتد، بے دین قرار دیتے ہوئے لکھا کہ:

"قائل ایں کلام لاطائل از روئے شرعِ مبین بلا شبہہ کافر و بے دین ست ہرگز مومن ومسلمان نیست وحکم او شرعاً قتل وتکفیر ست"

(تحقیق الفتویٰ مطبوعہ لاہور پاکستان ص ۲۴۳)

یعنی اس بے ہودہ کلام کا قائل (اسمٰعیل دہلوی) شریعتِ غرّا کے نزدیک

کافر و مرتد ہے۔ قطعی مومن و مسلمان نہیں۔ اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ اسے قتل کردیا جائے۔ اور اسے کافر کہا جائے۔

واضح ہو کہ حضرت علامہ خیرآبادی علیہ الرحمہ نے رسالہ مبارکہ تحقیق الفتوی کی تبییض سے ۱۸ر رمضان المبارک سنہ ۱۲۴۰ ہجری مطابق ۵ر مئی سنہ ۱۸۲۵ عیسوی کو فراغ حاصل فرمایا فالحمد لوجہ ربنا والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولنا ط پھر یہ فتوی علمائے مفتیان کرام کے سامنے پیش ہوا۔ دہلی کے مندرجہ ذیل علمائے مشاہیر نے اس فتوی کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی اور ملا اسماعیل دہلوی کے کافر و مرتد ہونے کی توثیق کی۔

۱ — المتوکل علی اللہ محمد شریف ۱۲۴۰ھ

۲ — حاجی محمد قاسم

۳ — فقیر محمد حیات الآری

۴ — کریم اللہ

۵ — محمد رشید الدین

۶ — مخصوص اللہ

۷ — محمد رحمت

۸ — عبد الخالق

۹ — محمد عبد اللہ

۱۰ — محمد موسیٰ

۱۱ — خادم محمد

۱۲ — احمد سعید مجددی

۱۳ — محمد شریف

۱۴ — محمد حیات

۱۵ — صدر الدین

۱۶ — رحیم الدین

۱۷ — محبوب علی

ناظرین ملاحظہ فرمائیں!

اس فتویٰ کی تصدیق کرنے والوں میں استاذ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے مشاہیر تلامذہ حضرت مفتی صدرالدین دہلوی حضرت مولانا رشیدالدین خاں، حضرت مولانا محبوب علی وغیرہ کیساتھ ساتھ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مبارک نسبی خاندان کے چشم وچراغ درویشوں، فقیروں کے مرجع حضرت مولانا شاہ احمد سعید نقشبندی مجددی اور خود ملا اسماعیل دہلوی کے دو چچازاد بھائی حضرت مولانا شاہ مخصوص اللہ اور حضرت مولانا شاہ محمد موسیٰ جلوہ نما ہیں۔

یہ واضح رہے کہ ملائے دہلوی کے عقائد کفریہ وخیالاتِ باطلہ کی مخالفت کرنے والے صرف یہی علماء نہیں جن کی مہریں تحقیق الفتویٰ میں ثبت ہیں۔ بلکہ مولوی عبدالحیٔ دہلوی کو چھوڑ کر باقی سارے علمائے دہلی مولوی اسماعیل کے عقائد کفریہ کی تردید میں سرگرم تھے۔ ان ہی علمائے دہلی میں ایک چاق چوبند عالم حضرت مولانا منورالدین[ع] علیہ الرحمہ ہیں جو حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے تلمیذ ار اور مسٹر ابوالکلام آزاد کے والد مولانا خیرالدین علیہ الرحمہ کے نانا ہیں۔

حضرت مولانا منورالدین علیہ الرحمہ کے ملا اسماعیل دہلوی کی تردید اور اور وہابیت کے ابطال میں کیسی سرگرمی دکھائی اس کا بیان دیوبندیوں اور غیر

[ع] موصوف کا وصال ۱۲۷۳ھ ہجری مطابق ۱۸۵۷ء عیسوی کو ہوا۔

مقلدوں کے پیشوائے عظیم مسٹر ابوالکلام آزاد کی زبان سے سُنئے۔
آزاد صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"۔۔۔۔ مولانا اسمٰعیل شہید کے ساتھ مولانا منورالدین کا جو شدید اختلاف بلکہ مخالفت ہوئی اس کی بابت جو رائے بھی قائم کی جائے تاہم اس کا تفصیل سے دکھانا ضروری ہے۔ جس سے مولانا منورالدین کا اپنے عقائد میں تصلّب جس بات کو وہ حق سمجھتے تھے اس کے اِحقاق میں سرگرمی اور جسے باطل سمجھتے تھے اس کے ردّ و اِزالہ میں اَن تھک ہمت ظاہر ہوتی ہے۔ مولانا اسماعیل شہید مولانا منورالدین کے ہم درس تھے۔

شاہ عبدالعزیز کے انتقال کے بعد جب مولانا اسماعیل نے تقویت الایمان اور جلاء العینین لکھی اور ان کے اس مسلک کا ملک میں چرچا ہوا تو تمام علماء میں ہلچل پڑ گئی۔ ان کے رد میں سب سے زیادہ سرگرمی بلکہ سربراہی مولانا منورالدین نے دکھائی۔ متعدد کتابیں لکھیں۔ اور سنہ ۱۲۴۸ عــہ ہجری والا مشہور مباحثہ جامع مسجد میں کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا۔ پھر حرمین سے فتویٰ منگوایا۔ مولانا منورالدین کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے ابتداءً مولانا اسمٰعیل اور ان کے رفیق اور شاہ صاحب کے داماد مولانا عبدالحیٔ کو بہت کچھ فہمائش کی اور ہر طرح سمجھایا۔ لیکن جب ناکامی ہوئی تو بحث و رد میں سرگرم ہوئے۔ اور جامع مسجد (دہلی) کا شہرۂ آفاق **مناظرہ** ترتیب

عــہ مولوی اسمٰعیل سنہ ۱۲۴۶ ہجری میں قتل کیے گئے۔ مباحثہ مذکور سنہ ۱۲۴۰ ہجری میں ہوا ہے۔ سنہ ۱۲۴۸ ہجری یہ کتابت کی غلطی سے یا آزاد صاحب کو صحیح سنہ یاد نہ رہا۔

دیا۔ جس میں ایک طرف مولانا اسمٰعیل اور مولانا عبد الحیٔ تھے اور دوسری طرف مولانا منور الدین اور تمام علمائے دہلی۔

(آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی مرتبہ مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی ص۵۶)

پھر حضرت علامہ مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے تحقیق الفتویٰ میں ملّا اسمٰعیل دہلوی کے کافر و مرتد ہونے کا جو فتویٰ تحریر فرمایا تھا اسے ہندوستان کے دیگر بلاد کے اکابر علماء نے اپنی اپنی تصنیفات میں بطورِ دستاویز و حوالہ نقل کیا۔ اور اس فتویٰ سے اتفاق فرماتے ہوئے اسمٰعیل دہلوی کے کفر و ارتداد کو خوب آشکارا کیا۔ چنانچہ فرنگی محل لکھنؤ کے علمی خانوادہ کے چشم و چراغ حضرت علامہ مولانا شاہ فضل رسول عثمانی بدایونی علیہ الرحمہ نے ۱۲۶۵ھ ہجری مطابق ۱۸۴۸ء میں اسماعیل دہلوی کے فتنۂ وہابیت کی تردید میں ایک کتاب بزبانِ اردو "سیف الجبار" تالیف فرمائی۔ اور سلہٹ صوبہ آسام کے باشندہ حضرت علامہ مولانا عبد الرحمٰن فاروقی بن صدر الصدور صوبۂ بنگال مولانا محمد ادریس نے ۱۳۰۰ھ ہجری مطابق ۱۸۸۲ء میں وہابیوں کے شیخ الکل نام نہاد محدث نذیر حسین دہلوی کے اقوال باطلہ کی تردید میں ایک رسالہ بزبان فارسی "سیف الابرار" تحریر فرمایا۔ اول الذکر علامہ بدایونی نے "سیف الجبار" مطبوعہ مکتبۂ رضویہ مکان ۱۱۱ محلہ اچنت گڈھ انجن شیڈ لاہور ص۸۷ میں اور آخر الذکر علامہ فاروقی نے "سیف الابرار" مطبوعہ نظامی پریس کانپور ص۳۶ میں ملّا اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے متعلق تحقیق الفتویٰ کی یہ عبارت بطورِ سند نقل فرمائی ہے کہ:

"۔۔۔ قائل ایں کلام لاطائل (ملا اسماعیل دہلوی)، از روئے شرع مبین کافر و بیدین ست ہرگز مومن و مسلمان نیست ۔"

ان پوست برکندہ تاریخی حقائق سے دن دوپہر کے سورج کی طرح واضح ہوگیا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ متولد دہم شوال ۱۲۷۲ سنہ ہجری کی ولادت باسعادت سے ۳۲ برس ۲۲ دن قبل حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے علمی خاندان کے روشن چراغ علمائے دہلی رمضان مبارک ۱۲۴۰ سنہ ہجری مطابق مئی ۱۸۲۵ سنہ ؁ء میں غیر مقلدوں، دیوبندیوں، مودودیوں کے پیرو مرشد ملا اسماعیل دہلوی کے کافر و مرتد ہونے کا تحریری باضابطہ فتویٰ دے چکے ہیں۔ پھر صدورِ فتویٰ کے باوجود مولوی اسماعیل نے اپنی وہابیت دینیہ سے توبہ نہ کی جس کے باعث ملا اسمٰعیل کے معاصرین علمائے کرام اور بعد کے علمائے اسلام، ملا دہلوی کے کفر و ارتداد کا اعلان یوپی سے بنگال تک کرتے رہے۔

اب میں ناظرین کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ۱۳۱۲ سنہ ہجری مطابق ۱۸۹۴ سنہ ؁ء میں شہر بدایوں سے مولانا محمد فضل المجید فاروقی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی خدمت اقدس میں ایک تحریری استفتاء بھیجا کہ ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک وہابیہ اور اُن کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں۔؟

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم وغیرہ تصنیفاتِ ملا دہلوی سے ستر اقوال کفریہ شمار کر کے جمہور فقہاء

کے مسلک پر فتویٰ دیا کہ:

ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کی طرح ظاہر وزاہر کہ اس فرقۂ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اس کے امام نافرجام (اسماعیل دہلوی) پر جزماً قطعاً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہہ جماہیر فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد، کافر، باجماعِ ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریہ ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب ——— (الکوکبۃ الشہابیہ ص۵۷)

اعلیٰ حضرت کے اس فتویٰ پر سارے وہابی دیوبندی چیخ پڑے اور اعلیٰ حضرت کو گالیاں دینے لگے۔ چنانچہ اَلمُہنّد جو ہندوستان بھر کے وہابی دیوبندی ملاؤں کے سرجوڑ متفقہ کتاب ہے اس میں علمائے دیوبند تاریخی حقائق کو جھٹلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

۵ ——— (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی تخم ریزی پہلے ہی سے ہو چکی ہے اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خاں صاحب احمد رضا خاں "برعکس نام نہند زنگی کافور" درحقیقت احمد خفا خاں صاحب نے تمام ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ فخر امتہ ومعجزۃ من معجزات سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو چنا اور حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم مغفور مظلومِ اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سخت غالی اہل بدعات کے جن کی بدعات شرک کی حد تک پہونچ گئی تھیں، مقابلہ میں لکھے گئے تھے۔ تمام قرائنِ حالیہ اور غیر حالیہ

سے قطع نظر کر کے اتہامات لگائے اور ان پر ستر گیا بلکہ غیر متناسب وجوہ سے کفر لازم کیا، اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتوائے تکفیر چھاپ دیا ——۔

(علمائے دیوبند کی سرجوڑ کتاب المہند صـ ۲، ۳)

حضرات ناظرین!

وہابیوں کی سنگین دھاندلی اور بدترین فریب دہی ملاحظہ کریں۔ جب اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کے پوتے مولانا شاہ مخصوص اللہ اور مولانا شاہ محمد موسیٰ نے کی اور جس اسمٰعیل دہلوی کو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے ارشد تلامذہ مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی، مولانا مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی، مولانا رشید الدین خاں دہلوی وغیرہ کثیر علمائے دہلی نے مرتد اور قابل قتل قرار دیا۔ جس اسماعیل کے بے دین و مرتد ہونے پر فقراء و مشائخ کے استاذ حضرت مولانا شاہ احمد سعید نقشبندی مجدّدی نے مہر تصدیق ثبت کی۔

جس اسمٰعیل دہلوی کے کفر و ارتداد کو مشاہیر علمائے ہند حضرت مولانا شاہ فضل رسول عثمانی بدایونی، حضرت مولانا منوّر الدین دہلوی، حضرت مولانا عبد الرحمان فاروقی سلہٹی (آسام)، وغیرہم نے ہندوستان سے عرب تک آشکارا کیا۔ اُسی اسمٰعیل دہلوی کے متعلق جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اپنے دور ۱۳۱۲ھ میں کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا تو علمائے دیوبند کے جتھے کو بگڑا ہوا میعادی بخار چڑھ آیا۔ جس نے سرسامی کیفیت پیدا کر دی اور وہ ہذیان بکنے لگے۔ پھر اُن کی سرجوڑ پنچایت تاریخی حقائق پر دبیز پردہ ڈال کر چودھویں صدی کے عام

کلمہ گویان اسلام کو یہ باطل تاثر دیا کہ:

لوگو! ہمارے ہادی شاہ اسمٰعیل دہلوی، پیشوائے اسلام رہنمائے دین ہیں۔ شاہ اسمٰعیل دہلوی کا پورے ہندوستان میں کوئی عالم دین مخالف نہیں۔ ہندوستان کے کسی مفتی نے ہمارے شاہ اسمٰعیل کو کافر و مرتد قرار نہیں دیا۔ بس بریلی کے تنہا مولانا احمد رضا ہیں۔ جو خاندان شاہ ولی اللہ کے دشمن ہیں اور جنھوں نے ہمارے شاہ اسمٰعیل دہلوی پر کفر و ارتداد کا فتویٰ جاری کیا ہے — تو جب علمائے ہندوستان میں شاہ اسمٰعیل دہلوی کا کوئی مخالف نہیں تو ایک اکیلے مولانا احمد رضا کے تنہا فتویٰ کا کیا اعتبار؟ لہٰذا عام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مولانا احمد رضا کے فتویٰ کو دشمنی پر محمول کر کے اسے غلط سمجھیں اور شاہ اسمٰعیل دہلوی کی اسی طرح پرستش کریں۔ جس طرح عام دیوبندی اور غیر مقلدین۔ شاہ اسمٰعیل کی پرستش کرتے آرہے ہیں۔!

(تاثر المہند ص ۲، ۳)

اب جب کہ حقائق کو بالکل ننگا کر دیا گیا تو ایک ایک وفادار عظمت مصطفےٰ[۱] مسلمان، ہر غدار بارگاہ مصطفےٰ[۲] منافق سے پوچھ سکتا ہے کہ ملا اسماعیل دہلوی کے عم زاد بھائی مولانا شاہ مخصوص اللہ دہلوی اور مولانا محمد موسیٰ دہلوی صاحبان نے ملا اسماعیل دہلوی کو تکفیر

---

[۱] صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
[۲] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا نشانہ کیوں بنایا ؟ — حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کے شاگرد علماء اور مفتیوں نے اسماعیل دہلوی کو کافر، مرتد، بیدین اور قابل گردن زدنی کیوں قرار دیا۔ ؟

مشاہیر علماء ہند نے اسمٰعیل دہلوی کے کفر وارتداد کی اشاعت کیوں کی۔ ؟ پھر جب صورتِ واقعہ یوں ہے تو علمائے دیوبند کی متفقہ سرجوڑ پنچایت نے ملّا اسماعیل دہلوی کی تکفیر کے سلسلے میں علمائے دہلی اور علمائے دگر بلادِ ہند کا نام کیوں نہ لیا۔ اور چودھویں صدی کے عام مسلمانوں کو کیوں نہیں آگاہ کیا۔ کہ تیرہویں صدی کے مشاہیر واکابر علماء نے ہمارے مظلوم شہید اسماعیل دہلوی پر کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے۔ صرف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا نام لے کر کیوں گالی دی؟

اِس لئے ؛ تاکہ موجودہ دور کے سادہ لوح مسلمان، اعلیٰ حضرت کی ذات پر اعتماد نہ کریں۔ اعلیٰ حضرت کے فتاوی پر عمل نہ کریں اور علمائے دیوبند کو سچا تصور کر کے وہابیت کی گود میں چلے جائیں۔

وَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِہِ الْمُکْرَمِیْنَ

وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

مولانا خیر الدین علیہ الرحمہ

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے پیشوائے جلیل ابو الکلام آزاد کے والد گرامی حضرت مولانا خیر الدین صاحب شہر دہلی میں ۱۲۴۷ھ مطابق سنہ ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت موصوف نے اپنے نانا مولانا منور الدین، مولانا مفتی صدر الدین، مولانا رشید الدین، وغیرہ علماء سے تعلیم حاصل کی۔ فراغتِ تعلیم کے بعد آپ کا بڑا وقت فتنۂ وہابیت کی سرکوبی میں صرف ہوا۔ آپ کے زمانۂ تبلیغ میں وہابیت نے اپنا فتنہ وسیع کرنے کے لئے حنفیت کا چور دروازہ بنا کر اس میں پناہ لے رکھی تھی اس لئے تردید وہابیت کے سلسلے میں آپ اس نئے فریب کی کاٹ کرتے تھے۔ مزید تفصیل ابو الکلام آزاد کی زبان سے سنئے۔ آزاد صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"۔۔۔۔ انھوں نے (یعنی مولانا خیر الدین نے) وہابیوں کو دو اصولی قسموں میں بانٹ دیا تھا۔ کہتے تھے دو فرقے ہیں ایک اسماعیلیہ ہے۔ دوسرا اسحاقیہ،

اسماعیلیہ سے مقصود وہ فرقہ تھا جو بدعات و رسوم کی مخالفت کے ساتھ تقلید شخصی کا بھی تارک ہو جیسا کہ مولانا اسماعیل شہید نے تقویت الایمان

اور جلاء العینین وغیرہ میں لکھا ہے **اسحاقیہ** سے مقصود وہ فرقہ ہے جو حنفیت وتقلید سے تو انکار نہیں کرتا لیکن بدعات و رسوم کا مخالف ہے اس کی وجہِ تسمیہ یہ تھی کہ شاہ محمد اسحاق نے **مائۃ مسائل** میں بدعات ورسوم سے اختلاف کیا ہے۔ مگر تقلید وحنفیت کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ وہ (مولانا خیر الدین) کہتے تھے کہ جب اسمٰعیلیہ غیر مقبول ہوگئی تو وہابیت نے اپنے مکائد کی اشاعت کے لئے راہِ تقیہ اختیار کی اور حنفیت کی آڑ قائم کرکے اپنے دیگر عقائد کی اشاعت کرنے لگے۔

جہاں تک مجھے خیال ہے وہ (یعنی مولانا خیر الدین) وہابیوں کے کفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ انھوں نے بارہا فتویٰ دیا کہ وہابیہ (عورت)، یا وہابی (مرد)، کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ کسی حنفی (سنّی) کے لئے کسوٹی یہ تھی کہ اس سے سیّد احمد صاحب (رائے) بریلوی، مولانا اسمٰعیل شہید، مولانا اسحاق اور تقویت الایمان، صراط مستقیم، مائۃ مسائل، اربعین کی نسبت (والد مرحوم) سوال کرتے، اگر وہ شخص بدقسمتی سے ان بزرگوں اور کتابوں کے خلاف عقیدہ ظاہر کرنے میں ذرا بھی تامل کرتا تو بس یہ وہابیت کا قطعی ثبوت ہوتا۔

(آزاد کی کہانی ... ص ۱۶۵ و ۱۶۶)

ناظرین کرام:

مولانا خیر الدین علیہ الرحمہ کا کلکتہ میں ۱۳۲۷ سنہ ہجری مطابق ۱۹۰۹ سنہ میں وصال ہوا۔ حضرت موصوف کے وہابیت کے خلاف جو

اقوال وفتوی آپ حضرات کے سامنے پیش کیئے جارہے ہیں یہ آج سے ۷۵ سال سے بھی پیشتر کے ہیں۔ عہد حاضر کے غیر مقلدین اور دیوبندی سب کان کھول کر سن لیں کہ وہابیوں کے پیشوائے کبیر ابوالکلام آزاد کے والد گرامی حضرت مولانا خیر الدین علیہ الرحمہ کے نزدیک۔

(۱) مولوی اسمٰعیل دہلوی اور تقویت الایمان کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں خواہ وہ تقلید سے چڑھتے ہوں یا تقلید سے چمٹے ہوں

(۲) غیر مقلد وہابی اور حنفی وہابی (یعنی دیوبندی) یقینی کافر ہیں۔

(۳) سُنّی مرد کا نکاح وہابی عورت سے جائز نہیں۔

(۴) سُنّی عورت کا نکاح وہابی مرد سے جائز نہیں۔

(۵) وہابی اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ کے لیئے تقیہ اور فریب سے کام لیتے ہیں۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! تو اپنے کرم سے سادہ لوح وہابیوں کو ہدایت عطا فرما اور ان کو اپنے محبوب سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت کا وفادار بنا۔

(آمین)

بجاہ النبی الامین المکین علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ والتسلیم ہ

پیشوائے دیوبندیت، مقتدائے غیر مقلدیت

ابوالکلام آزاد کا

عبرت آموز بصیرت افروز نجدیت سوز صاف صاف

اعتراف

وہابیوں کے جلیل القدر مولانا ابوالکلام آزاد مسلمان کہلانے والوں کی موجودہ گمراہی کی ترتیب پر بحث کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

○ —— والد مرحوم (مولانا خیرالدین علیہ الرحمہ) کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت پھر نیچریت۔ نیچریت کے بعد تیسری قدرتی منزل جو الحاد قطعی کی ہے۔ اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے اس لئے کہ وہ نیچریت ہی کو الحاد قطعی سمجھتے تھے۔ لیکن میں والد مرحوم کی بیان کردہ ترتیب گمراہی کو تسلیم کرتے ہوئے اتنا اضافہ کرتا ہوں کہ تیسری منزل الحاد ہے اور ٹھیک ٹھیک مجھے یہی پیش آیا۔ سرسیّد (احمد خاں) مرحوم کو بھی پہلی منزل وہابیت

ہی کی پیش آئی تھی ۔

(آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی ص۳۸۱)

محترم ناظرین!

آزاد صاحب کے مذکورہ بالا بیان سے چند اہم امور کا انکشاف ہوا۔

اوّل یہ کہ ابو الکلام آزاد بھی مانتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں کوئی مذہبی مسلمان اچانک اور دفعۃً ملحد و دہریہ نہیں ہو جاتا بلکہ پہلے وہ وہابیت اختیار کرتا ہے بعدہٗ جب اس کی وہابیت ٹھوس ہو جاتی ہے تب وہ نیچری ہو جاتا ہے پھر جب اس کی نیچریت انتہا کو پہونچتی ہے تو وہ ملحد و دہریہ بن جاتا ہے۔

دوم: یہ کہ آزاد صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ وہابی گمراہ ہے اور نیچری اس سے بڑھ کر گمراہ ہے اور رہا ملحد تو وہ آخری گمراہ ہے۔

سوم: یہ کہ آزاد صاحب کو ٹھیک ٹھیک یہ تینوں امور یعنی وہابیت، نیچریت اور الحاد بالترتیب پیش آئے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ آزاد صاحب سب سے پہلے وہابی ہوئے پھر نیچری بنے اس کے بعد ترقی کر کے **ملحد** ہو گئے۔

چہارم: یہ کہ آزاد صاحب کو یہ اعتراف ہے کہ سرسید خاں کی گمراہی بد دینی کی پہلی منزل وہابیت تھی۔ یعنی سرسیّد صاحب اچانک یک بیک نیچری نہیں ہو گئے تھے بلکہ وہ پہلے وہابی بنے پھر وہابیت کی

ترقی نے انھیں نیچری بنا کے چھوڑا۔

یہ حقیقت ہے کہ مولانا خیر الدین علیہ الرحمہ نے اپنی بصیرتِ ایمانی سے اور آزاد صاحب نے اپنے مسلسل تجربے کی روشنی میں وہابیت کو جو گمراہی اور ضلالت کا پہلا زینہ قرار دیا وہ بالکل بجا اور درست ہے۔ کیونکہ مولوی اسماعیل کے زمانے سے ابوالاعلیٰ مودودی کے زمانے تک کے واقعات و حالات گواہ ہیں کہ آج مسلم گھرانوں میں جس قدر دہریے، لامذہب، ملحد، نیچری، قادیانی، چکڑالوی، غیر مقلد دیوبندی، ندوی، صلح کلی اور مودودی پیدا ہوئے ان سب کی ذمہ دار "وہابیت" ہے۔ اور صرف وہابیت ہے۔

حق تلاش کرنے والوں پر یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ خود غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کے پیشوائے جلیل الشان جس کو وہابی حضرات اپنی جماعت کا صاحب بصیرت عالم، قرآن و حدیث کا ماہر کامل دینیات کا بلند پایہ محقق، اسلامیات کا مفکرِ اعظم، چوٹی کا سیاست داں، تاریخ و فلسفہ کا استاذ مانتے ہیں اور جس نے وہابیت کا نہ صرف مطالعہ کیا ہے۔ بلکہ وہابیت قبول کر کے اس کی قیادت کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اور جو وہابیوں میں امام الہند ابوالکلام آزاد کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے بے جھجک صاف صاف اعلان کر دیا کہ پہلی گمراہی وہابیت ہے بعدہ نیچریت پھر الحاد۔

اس اعترافِ حقیقت کے بعد جسے اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے
وہ اپنی وہابیت سے توبہ کر کے سُنیت قبول کرے اور وفادارانِ
عظمتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے ساتھ ہو جائے۔

واللہ ھو الھادی جل شانہ۔ وصلی
اللہ تعالےٰ وسلم علیٰ افضل خلقہ
واعلم خلقہ سیدنا محمد رسول
اللہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وازواجہ وابنہ
الغوث اعظم الجیلانی اجمعین واٰخرُ
دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

صد ۳۲ کے بعد:

(۶۷) الجواب صحیح ابوالحسن خاں منظری مہتمم مدرسہ غوثیہ فیضان العلوم راجندر برگدہی ضلع گورکھپور
(۶۸) الجواب صحیح نثار احمد غفرلہ ساکن قاضی بکولی کلاں، ڈنگھٹا ضلع بستی۔
(۶۹) الجواب صحیح ابوہریرہ موضع دھنورہ شہرت گڈھ ضلع بستی۔
(۷۰) الجواب صحیح محمد عمیر شریف القادری مدرس جامعہ غازیہ سید العلوم بڑی تکیہ
شہر بہرائچ شریف ساکن موضع کھیونا ڈے ضلع بہرائچ شریف۔
(۷۱) الجواب صحیح محمد جمیل احمد شمیم یار علوی مدرس ادارۂ اہل سنت شہر ناسک
مہاراشٹر ساکن بلبھریا تحصیل ہریا ضلع بستی۔
(۷۲) الجواب صحیح اطہر حسین غفرلہ دارالعلوم منظر حق ٹانڈہ ضلع فیض آباد

نورانی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

(۱) کیا دیوبندی امام کے پیچھے نماز ادا ہوتی ہے؟ (۲) کیا دیوبندی عقیدہ رکھنے والوں کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے؟ (۳) اگر اہل سنت اپنی الگ جماعت کریں اور دیوبندی اسی مسجد میں دوسری جماعت کریں تو دو جماعت کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟ بینوا توجروا

سائل قاضی عبد الحق ساکن موضع بکولی کلاں

پوسٹ دنگھٹا تحصیل خلیل آباد ضلع بستی یوپی ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ ہجری

مطابق ۵ مارچ ۱۹۶۹ء

الجواب (۱) دیوبندیوں کی نماز قطعاً نہیں ہوتی۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنی، نہ پڑھنے کے برابر بلکہ اس سے بھی بدتر۔ دیوبندیوں نے شانِ اُلوہیت و رسالت میں شدید گستاخیاں کی ہیں جن کی بنا پر علمائے عرب و عجم ہند و سندھ

نے ان کے بارے میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ (لوگ) کافر، مرتد، خارج از ایمان ہیں ایسے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور جب یہ لوگ کافر و مرتد ہیں تو نہ ان کی نماز، نماز ہے نہ ان کے پیچھے کسی کی نماز درست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) دیوبندیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار کے حکم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سنیوں پر فرض ہے کہ حسب استطاعت دیوبندیوں کو مسجد میں نہ آنے دیں۔ عامۂ کتب فقہ میں ہے ویمنع عنہ کل موذٍ ولو بلسانہ (یعنی ایذا دینے والے ہر شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اگرچہ وہ صرف زبان ہی سے ایذا دیتا ہو) اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں سے بڑھکر کون (موذی اور) ظالم ہے۔ انھیں مسجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیا جائے لیکن اگر اس پر قدرت نہ ہو تو اتنا ضرور کریں کہ ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں اور اپنی جماعت الگ کریں اور اس صورت میں فرض ہے کہ سنی دوسری جماعت ضرور کریں اس لیے کہ نہ دیوبندیوں کی نماز، نماز ہے نہ ان کی جماعت۔ دیوبندیو

کی جماعت کالعدم - جماعتِ اُولیٰ صرف سنیوں کی جماعت ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ دیوبندیوں کی جماعت ہونے کے باوجود اس کے پہلے یا اس کے بعد سُنّی اپنی جماعت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد شریف الحق امجدی شیخ الحدیث
جامعہ انوار القرآن شہر بلرامپور ضلع گونڈہ نزیل مدرسہ
تدریس الاسلام لبسڈیلہ ضلع بستی ۱۶ ر ذی الحجہ ۱۳۸۸ سنہ ہجری

تصدیق

سرکار مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا سجادہ نشین آستانہ قادریہ رضویہ بریلی شریف یوپی

۷۸۶ الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ بے شک وشبہہ دیوبندیو(ں) کے پیچھے نماز باطل ہے کہ (خود) ان کی نماز باطل ہے۔ بیشک ان کا ذبیحہ مردار ہے۔ بیشک سنیوں کی مسجد میں دیوبندیوں کو آنے کا کوئی حق نہیں۔ وہ زبردستی آئیں تو حکومت سے انھیں ممانعت کرانا لازم ہر مرتد کا یہی حکم ہے جیسے قادیانیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ

میل جول۔ ان سے سلام وکلام، ان سے نکاح بیاہ، ان کی بیمار پرسی، وہ مرجائیں تو ان کے جنازہ کی شرکت، ان کے ساتھ نماز، ان پر نماز حرام حرام ہے۔ ان کے کفر پر مطلع ہوکر انھیں مسلمان جاننا، ان کے کافر، مستحق عذاب ہونے میں شک کرنا کفر انجام ہے یونہی دیوبندی کا یہی حکم ہے واللہ تعالیٰ ھو الھادی

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ (تحصیل خلیل آباد ضلع بستی یوپی) ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

تصدیقات

(۲) الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ (سربراہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ)

(۳) الجواب صحیح عبد المنان اعظمی (شیخ الحدیث) جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ (نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ)

(۴) الجواب صحیح سید موصوف اشرف کچھوچھوی سابق صدر مدرس مدرسہ ضیاء الاسلام شہر گورکھپور (ساکن قصبہ بسکھاری تحصیل اکبرپور ضلع فیض آباد نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ)

(۵) الجواب صحیح اعجاز احمد خاں صدر المدرسین تدریس الاسلام بسڈیلہ۔

(۶) الجواب صحیح محمد نعمان قادری سابق مدرس تدریس الاسلام بڈلیہ الحال مدرس جامعہ اہل سنت رونا ہی ضلع فیض آباد (ساکن قصبہ دیوگاؤں اعظم گڈھ)

(۷) الجواب صحیح غلام جیلانی (شیخ الحدیث) دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی (ساکن قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ)

(۸) الجواب صحیح بدر الدین احمد قادری رضوی خادم مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا بستی۔

(۹) الجواب صحیح محمد نعیم الدین عفی عنہ (شیخ الحدیث) دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی یوپی (ساکن راوت پار، شاہ پور، ضلع گورکھپور)

(۱۰) الجواب صحیح محمد سید احمد انجم مدرس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی یوپی (ساکن بگلہوا شہرت گڈھ ضلع بستی)۔

(۱۱) الجواب صحیح عبد الحکیم غفرلہ مدرس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف (ساکن مدو بازار بڑھیا ضلع گونڈہ)

(۱۲) الجواب صحیح محمد ظہور احمد رضوی گونڈوی مدرس تنویر الاسلام امرڈوبھا تحصیل خلیل آباد ضلع بستی (ساکن قصبہ امرڈوبھا)

(۱۳) الجواب صحیح عزیز احمد صدیقی قادری حشمتی ساکن نگوا مجھاری تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ

(۱۴) الجواب صحیح محمد عنایت احمد نعیمی جامعہ غوثیہ اترولہ ضلع گونڈہ

(۱۵) الجواب صحیح غلام ربانی امجد نگر قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ صدر المدرسین مدرسہ علیمیہ جمدا شاہی بستی

(۱۶) الجواب صحیح محمد صابر القادری نسیم بستوی سکندر پور ضلع بستی مدرس فیض الرسول براؤں شریف

(۱۷) الجواب صحیح غلام حسین مصباحی محلہ کٹرہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۱۸) قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد عبدالرحیم قادری ساکن پکورہ گورا چوکی ضلع گونڈہ مدرس مدرسہ اشرفیہ اہلسنت مراد العلوم چندرہ مئو ضلع بارہ بنکی یوپی

(۱۹) الجواب صحیح محمد عبدالعزیز اجاگر پور، مسکنواں ضلع گونڈہ

(۲۰) الجواب صحیح محمد صدیق نوری صدر مدرس مدرسہ اشاعت الاسلام بڑھنی بازار ضلع بستی

(۲۱) الجواب صحیح فضل الرحمٰن بیر ہوا بھا نبھر ضلع گونڈہ مدرس مدرسہ اشاعت الاسلام بڑھنی بازار "

(۲۲) الجواب صحیح محمد اسلام موضع مہوا ضلع بستی مدرس جامعہ عربیہ احسن المدارس قدیم شہر کانپور

(۲۳) الجواب صحیح محمد صدیق خاں مدرسہ غوثیہ رضویہ بھیرہوا ضلع روپن دیہی ریاست نیپال

(۲۴) الجواب صحیح جلال الدین احمد امجدی مفتی دارالافتا فیض الرسول براؤں شریف بستی

(۲۵) الجواب صحیح عبدالباری عفا اللہ تعالیٰ عنہ ڈھلمئو شریف التفات گنج، فیض آباد

(۲۶) الجواب صحیح محمد ادریس ادارۂ اہل سنّت فیض الاسلام مہداول، بستی

(۲۷) الجواب صحیح نثار احمد اعظمی قادری رضوی محلہ کریم الدین پور گھوسی اعظم گڈھ

(۲۸) الجواب صحیح محمد عبدالرحمٰن عرف علی حسن اشرفی برکاتی رضوی نعیمی پرانی بستی شہر بستی

(۲۹) الجواب صحیح فیض احمد قادری رضوی یار علوی راوت پار، شاہ پور ضلع گورکھپور

(۳۰) الجواب صحیح محمد محسن دھنورہ شہرت گڈھ مدرس مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی

(۳۱) الجواب صحیح زین العابدین شمسی رضوی صدر مدرس جامعہ امداد العلوم مٹھنا ڈاکخانہ کھنڈسری ضلع بستی۔

(۳۲) الجواب صحیح شاہ محمد کیفی قادری رضوی مدرس جامعہ امداد العلوم مٹھنا، ضلع بستی۔

(۳۳) الجواب صحیح عبد الجبار اشرفی بستوی مدرس مدرسہ غوثیہ بڑھیا، کھنڈسری ضلع بستی

(۳۴) الجواب صحیح محمد برکت اللہ قادری یار علوی شہر نانپارہ، ضلع بہرائچ شریف

(۳۵) الجواب صحیح محمد حلیم قادری مدرس مدرسہ مخزن العلوم بھاؤپور، اٹوا، ضلع بستی

(۳۶) الجواب صحیح غلام غوث پرانی بستی شہر بستی

(۳۷) الجواب صحیح محمد سعید احسن بیکولیا مسلم تحصیل ہریا، ضلع بستی

(۳۸) الجواب صحیح سید انوار حسین رضوی شہر شاہ جہاں پور یوپی

(۳۹) الجواب صحیح وخلافہ باطل مرغوب احمد قادری مدرس جامعہ فاروقیہ شہر بنارس

(۴۰) الجواب صحیح سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ شہر میرٹھ

(۴۱) الجواب صحیح عزیز الحسن شیخ الاساتذہ ادارۂ اہلسنت چھتر پارا، اترولہ گونڈہ

(۴۲) الجواب صحیح غلام محمد خاں غفرلہ دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگ پور

(۴۳) الجواب صحیح محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ نور العلوم اینٹئی رامپور، تحصیل اترولہ گونڈہ

(۴۴) الجواب صحیح ابو المنظر محمد یعقوب قادری رضوی دھانے پور، ضلع گونڈہ

(۴۵) الجواب صحیح محمد حسین غفرلہ (سلطان المناظرین) شہر سنبھل ضلع مراد آباد۔

(۴۶) الجواب صحیح محمد ریحان رضا خاں مہتمم مرکزی دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

(۴۷) الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ بریلی شریف

(۴۸) الجواب صحیح سید محمد عارف ساکن نانپارہ ضلع بہرائچ شریف مدرس دار العلوم منظر اسلام شہر بریلی شریف

(۴۹) باسمہ تعالیٰ الجواب ھو الجواب و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد احمد جہانگیر

غفرلہ ولوالدیہ ساکن فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گڈھ نزیل بریلی شریف۔

(۵۰) الجواب صحیح محمد یونس اشرفی نعیمی صدر المدرسین دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی۔

(۵۱) الجواب صحیح غلام عبد القادر علوی (صاحبزادہ سیدی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ براؤں شریف)

استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی

(۵۲) الجواب صحیح جمال احمد قادری رضوی ساکن ٹانڈہ ضلع فیض آباد۔

(۵۳) الجواب صحیح عبد الرحیم خاں (ساکن موضع ناؤڈیہ بھابھر گونڈہ) صدر مدرس

دار العلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا بازار ضلع گونڈہ

(۵۴) الجواب صحیح محمد ذکر اللہ (ساکن ہمیھاں بھابھر) مدرس دار العلوم فضل رحمانیہ

پچپڑوا بازار ضلع گونڈہ

(۵۵) الجواب صحیح محمد یار قادری (ساکن لوکھوا تلشی پور) مدرس دار العلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا گونڈہ

(۵۶) الجواب صحیح محمد شفیق خاں نعیمی (ساکن ملدا بھابھر) مدرس دار العلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا گونڈہ

(۵۷) الجواب حق شبیر احمد نعیمی ساکن ہدنگر بھابھر مدرس نعیم العلوم موتی پور متصل پچپڑوا گونڈہ

تقریبِ عرسِ یارِ علوی براؤں شریف

منعقدہ ۲۲، ۲۳ محرم ۱۴۰۰ھ ہجری کے موقع پر حسب ذیل حضرات نے

نورانی فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا دستخط ثبت کیا

(۵۸) الجواب صحیح خادم رسول شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ شہر بہرائچ شریف ساکن مہراج گنج پوسٹ ہری ہر گنج ضلع اورنگ آباد بہار

(۵۹) الجواب صحیح محمد شفیع اعظمی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۶۰) الجواب صحیح عبداللہ خاں عزیزی مدرس جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ ساکن موضع نا ؤڈیہ بھابنھر ضلع گونڈہ۔

(۶۱) الجواب صحیح رضوان احمد قادری صدر المدرسین جامعہ فاروقیہ شہر بنارس ساکن بڑاگاؤں بازار امجد علی روڈ گھوسی اعظم گڈھ۔

(۶۲) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد نظام الدین عفی عنہ صدر المدرسین دار العلوم تنویر الاسلام امرڈو بھا بھرا ضلع بستی ساکن اگیا چھاتا۔ پوسٹ دودھا ضلع بستی۔

(۶۳) الجواب حق والحق احق بان یتبع بہ نور محمد قادری مدرس دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا، بستی ساکن اوجھا گنج تحصیل ہریا ضلع بستی۔

(۶۴) الجواب صحیح غلام حسین الیار علوی صدر مدرس دار العلوم قادریہ، دائرہ شاہ احمد غازی پور ساکن بیدولی پوسٹ انتری بازار ضلع بستی۔

(۶۵) الجواب صحیح محمد علی جناح حبیبی مدرس جامعہ حبیبیہ اترسوئیا شہر الہ آباد۔

(۶۶) ماقال المجیب فھو حق وصواب وخلافہ باطل وعقاب فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر ثواب والیہ المرجع والمآب فقیر رحمت اللہ بلرامپور ضلع گونڈہ۔

باقی صد ۲۳